

مذہبی

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال  
محقق الشیخ عطاء اللہ قادری رضوی مدظلہ العالی



# نماز کا طریقہ

(حنفی)

شدید زخمی حالت میں۔۔۔

کارپیٹ کے نقصانات۔۔۔

گدھے جیہا منہ۔۔۔

ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اس رسالے میں۔۔۔

چورگی دو قسمیں۔۔۔

گرد آلود پوشانی کی تفصیلات۔۔۔

عاحب مزاد کی انفرادی کوشش۔۔۔

4621300-90-81

2201476-2314045-2203511

Email: info@daawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

دعوتِ اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## نماز کا طریقہ (حنفی)

شیطان لا کھ روکے ! یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے ۔

## دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرود شریف پڑھنے والے سے فرمایا، ”دُعائے قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔“ (سنن النسائي ج ۱ ص ۱۸۹ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ا  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزائیں وارد ہیں، چنانچہ پارہ ۲۸ سورۃ المُنَافِقُوْنَ کی آیت نمبر ۹ میں ارشادِ ربّانی ہے،

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ج

وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

ترجمہ کنز الایمان : اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں

اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، مُفْتَرِہِیْنِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مُراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۰ دارمکتبۃ الحیاء بیروت)

## قیامت کا سب سے پہلا سوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ دُرست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا

اور اُس نے نقصان اٹھایا۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۱۱۵ حدیث ۱۸۸۸۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)



## نماز کیلئے نور

سرکارِ دو عالم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُخْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشادِ گرامی ہے، ”جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لئے نمازِ قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لئے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات اور وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ ج ۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ دار الفکر بیروت)

## کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ نقی نقل کرتے ہیں، بعض علمائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ نماز کے تارک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف) کے ساتھ اس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا حشر فرعون کے ساتھ ہو، جو دولت کے باعث نماز ترک کرے گا تو اُس کا قارون کے ساتھ حشر ہوگا، اگر ترک نماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اُس کو مکہ مکرمہ کے بہت بڑے کافر تاجر ابی بن خلف کے ساتھ بروزِ قیامت اٹھایا جائے گا۔ (کِتَابُ الْکِبَارِ ص ۲۱ دار مکتبۃ الحیاء بیروت)

## شدید زحمتی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! ”جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید زحمتی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

## نماز پر نور یا تاریکی کے اسباب

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو، اس کے رکوع، سُجود اور قراءت کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لئے چمک اور نور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نمازی کی حفاظت کرتی ہے اور اگر وہ اس کا رکوع، سُجود اور قراءت مکمل نہ کرے

تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تار کی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح پھیٹ کر اس نماز کے مُنہ پر مارا جاتا ہے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۹ حدیث ۱۹۰۴۹)

## بُرے خاتمے کا ایک اسباب

حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا، ”تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۲)

سنن نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، ”تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر نہیں مروگے۔ (سنن نسائی ج ۲ ص ۵۸ دار العجل بیروت)

## نماز کو چور

حضرت سیدنا ابوقتاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قُر اِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مَعطَرِ پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے، عرض کی گئی، یا رسول اللہ! و جل و صل اللہ علیہ وسلم! نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا، ”(وہ جو نماز کے) رُکوع اور سُجود پورے نہ کرے۔ (مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج ۸ ص ۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۵ دار الفکر بیروت)

## چوری کی دو قسمیں

مُفَسِّرِ ظہیرِ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، معلوم ہوا مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اُٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ جل و جل کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نماز کا ناقص پڑھتے ہیں اس سے وہ لوگ دُرسِ عمرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (براقہ ج ۲ ص ۷۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اوّل تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں آج کل اس کی اکثریت سُنّتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصر نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے، برائے مدینہ! بہت زیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح فرمائیے۔



باوضو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے منجھوں میں چار انگلی کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ انگوٹھے کان کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (Normal) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، نظر سجدہ کی جگہ پر ہو۔ اب جو نماز پڑھنا ہے اُس کی نیت یعنی دل میں اُس کا پکا ارادہ کریں ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے تو زیادہ اچھا ہے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی ظہر کی، چار رکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس امام کے) اب تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدی الٹی ہتھیلی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور پھنکلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اگل بگل۔ اب اس طرح **نساء** پڑھئے۔

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

پاک ہے تُو اے اللہ عز وجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بڑکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر **تعوذ** پڑھئے۔

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط

پھر **تسمیہ** پڑھئے۔

اللہ عز وجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

پھر مکمل **سورۃ فاتحہ** پڑھیں۔

اللہ عز وجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

ترجمہ کنزالایمان : سب خوبیاں اللہ عز وجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غصہ ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ط اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ط اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ط صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ط غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

**سُورَةُ فَاتِحَةٍ ختم کر کے آمین کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً سُورَةُ اخْلَاصِ پڑھئے۔**

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔**  
**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱) ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) ۚ**  
**لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ (۳) ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهِ**  
**كُفُوًا اَحَدٌ (۴) ع**

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔  
 ترجمہ کنزالایمان : تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔  
 اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں اتھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پٹھ نکھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہوں اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ ط (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔ پھر تَسْمِیْعَ (تَسْمِیْعَ) یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ط (یعنی اللہ عزوجل نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے اس کھڑے ہونے کو قَوْمہ کہتے ہیں۔ اگر آپ ”مُنْفَرِد“ ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے۔  
 اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح سجدے میں جائیں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی ہڈی نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر ہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پٹھالیوں سے جدا رکھیں۔ (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا رُخ اس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے پیٹ (یعنی انگلیوں کے ٹکڑوں کے ابھرے ہوئے حصے) زمین پر نہ رہیں۔ ہتھیلیاں نکھی رہیں اور انگلیاں قبلہ زور ہیں مگر کلائیوں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے پروردگار سب سے بلند) پڑھئے۔ پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی، پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی انگلیاں قبلہ رُخ کر دیجئے اور الٹا قدم بچھا کر اُس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھیے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحَنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہریے (اس وقت میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّی (یعنی اے اللہ عزوجل میری مغفرت فرما) کہہ لینا مستحب ہے) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اٹھائیے، پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر منجوں کے بل کھڑے



ہو جائے۔ اُٹھتے وقت غیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رُکعت پوری ہوئی، اب دوسری رُکعت میں، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور سُورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح زُکُوع اور سَجدے کیجئے دوسرے سَجدے سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا قدم بچھا تو سیدھا قدم کھڑا کر کے اَلتَّاقِدِم بچھا کر بیٹھ جائیے دُور رُکعت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا قَعْدَہ کہلاتا ہے۔ اب قَعْدَہ میں تَشْہِد (ت۔ شہ۔ حد) پڑھئے:-

تمام قُوی، فِعلی اور مالی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کیلئے ہیں۔  
سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں۔  
سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

اَلشَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ  
وَبَرَکَاتُہٗ  
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ  
الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْہَدُ  
اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

جب تَشْہِد میں لَفْظ لا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور مٹھن گلیا (یعنی چھوٹی انگلی) اور انصر یعنی اُس کے برابر والی انگلی کو تھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْہَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لَفْظ لا کہتے ہی کلمے کی انگلی اُٹھائیے مگر اس کو ادھر ادھر نہ ہلایئے اور لَفْظ اِلَّا پر گر دیجئے اور فوراً سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دوسے زیادہ رُکعتیں پڑھنی ہیں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے۔ اگر فَرَض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رُکعت کے قیام میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلْحَمْدُ شریف پڑھئے، سورت ملانے کی ضرورت نہیں، باقی افعال اُسی طرح بجالائیے اور اگر سُنَّت و نَفْل ہوں تو سُورۃ فَاتِحَہ کے بعد سورت بھی ملائیے (ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رُکعت کے قیام میں قِرَاءَت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہئے) پھر چار رُکعتیں پوری کر کے قَعْدَہ اَخیرہ میں تَشْہِد کے بعد دُرُود ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ  
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى  
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى  
 اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ  
 مُّجِيْدٌ .

پھر کوئی سی دُعائی ماثورہ پڑھئے، مثلاً یہ دعا پڑھ لیجئے:-

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ  
 فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
 اے اللہ عزوجل! اے رب ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور  
 ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہئے اور  
 اسی طرح بائیں طرف، اب نماز ختم ہوئی۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۷۸، غنیۃ المستملی ص ۲۶۱ کراچی)

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے۔

مذکورہ نماز کا طریقہ امام یا تہامر دکا ہے۔ اسلامی بہنیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور چادر سے باہر  
 نہ نکالیں۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۴۶) قیام میں الٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر سیدھی ہتھیلی  
 رکھیں۔ رُکوع میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور  
 پاؤں جھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) سجدہ سمٹ کر کریں یعنی  
 بازو گردنوں سے، پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۷)  
 اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دیں اور قعدے میں دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں اور الٹی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی  
 ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اسی طرح ہے۔



اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اس طریقہ نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ تو بہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھٹکنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سُنَّتِ مؤکدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے، بعض مُسْتَحَب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۶۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## ”یا اللہ“ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے نماز کی چھ شرائط

### ۱ ﴿ طہارت

نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۷)

### ۲ ﴿ ستر عورت

(۱) مُرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء : مُنہ کی ٹنگلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (بگنوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُقتی یہ قول پر نماز درست ہے۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۹۳)

(۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا چلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۸)

(۳) آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۴) دبیز (یعنی موٹا کپڑا) جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چمکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضُو کی هُیئت معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر اس عُضُو کی طرف لوگوں کی نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (ردُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۱۰۳)

ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے بِذَرَجَہٗ اُولٰی مُنَاعِت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۵) بعض خواتین مکمل وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جن سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

### ﴿۳﴾ استقبال قبلہ

یعنی نماز میں کعبہ شریف کی طرف رخ کرنا۔

(۱) نمازی نے بلاغذرجان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بگذرتین سُبْحَنَ اللہ کہنے کے وقفے سے پہلے واپس قبلہ رخ ہو گیا تو فاسد نہ ہوئی۔ (البحران ج ۱ ص ۴۹۷)

(۲) اگر صرف منہ قبلہ سے بھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلاغذرجاں بوجھ کر وہ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۲ کراچی)

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحَرُّی (ت۔ تحر۔ ری) کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قبلہ ہونا دل پر تجھے اُدھر ہی رخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶)

(۴) تَحَوُّی کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی ہو گئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۴)

(۵) ایک شخص تَحَرُّی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا تھا دوسرا اُس کی دیکھا دیکھی اُسی سمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحَرُّی کرنے کا حکم ہے۔ (ردُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۱۴۳)

### ﴿۴﴾ وقت

یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نمازِ عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقتِ عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۳)

(۱) عموماً مساجد میں نظامُ الاوقات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں جو مستند تَوْقِیْتِ دَاں (تو۔ قیث۔ دَاں) کے مُرْتَب کر دہ اور علمائے اہلسنت کے مُصَدِّقہ ہوں ان سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے۔

(۲) اسلامی بہنوں کے لئے اوّل وقت میں نمازِ فجر ادا کرنا مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔ (ذُرِّ مُخْتَار معہ ردُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۳۰)



## اوقات مکروہ تین ہیں

(۱) طلوع آفتاب سے لیکر بیس منٹ بعد تک۔

(۲) غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے۔

(۳) نصف النہار یعنی شکوہ کُمری سے لے کر زوال آفتاب تک۔

ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اُس دن کی نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور

مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (ذکر مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۴۰، بہار شریعت حصہ ۳

ص ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## دوران نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو؟

غروب آفتاب سے کم سے کم بیس منٹ قبل نماز عصر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں، نماز عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقت کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید

ج ۵ ص ۱۵۶) پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تطویل کی (یعنی طول دیا) کہ وقت کراہت وسط نماز میں آ گیا

جب بھی اس پر انحراف نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۳۹)

## ۵۔ نیت

نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۱۵ کراچی)

(۱) زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱

ص ۶۵) عربی میں کہنا ضروری نہیں، اردو وغیرہ میں بھی کہہ سکتے ہیں۔ (ملخص از ذکر مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۳)

(۲) نیت میں زبان سے کہنے کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کی نیت ہو اور زبان سے لفظ عصر نکلتا تب بھی ظہر کی

نماز ہوگی۔ (ذکر مختار، رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۲)

(۳) نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی اگر اُس وقت پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتادے، اگر حالت ایسی ہے کہ

سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

(۴) فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ (رد المحتار، ذکر المختار

ج ۲ ص ۱۱۶)

(۵) اَصَح (یعنی دُرست ترین) یہ ہے کہ نفل، سنت اور ثراوتح میں مُطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ ثراوتح میں ثراوتح یا سنتِ وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُتَابَعَت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ ان میں مُطلق نماز کی نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔ (مُنِیۃ المصلیٰ معہ غنیۃ المستملیٰ ص ۲۳۵)

(۶) نمازِ نفل میں مُطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (ذَرِ مُخْتَار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶)

(۷) یہ نیت کہ مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف یہ شُرْط نہیں۔ (ایضاً)

(۸) اِشْہاد میں مُشْہَدی کا اس طرح نیت کرنا بھی جائز ہے کہ جو نماز امام کی ہے وہی نماز میری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

(۹) نمازِ جنازہ کی نیت یہ ہے، ”نماز اللہ عزوجل کے لئے اور دعا اس مہیت کے لئے۔“ (ذَرِ مُخْتَار ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶)

(۱۰) واجب میں واجب کی نیت کرنا ضروری ہے اور اسے مُعْتَمِن بھی کیجئے مثلاً عید الفطر، عید الاضحیٰ، فذّر، نماز بعد طواف (واجب الطواف) یا وہ نفل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اُس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۲)

(۱۱) سَجْدۃ شُکْر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ شکر کرتا ہوں۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۰)

(۱۲) سَجْدۃ سَهْوٌ میں بھی ”صاحبِ نہرُ الفائق“ کے نزدیک نیت ضروری ہے۔ (ایضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ سہو کرتا ہوں۔

## ﴿۶﴾ تَکْبِیرِ تَحْرِیمَہ

یعنی نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۸)

## ”بِسْمِ اللّٰہ“ کے سات حروف کی نسبت سے نماز کے سات قَرْض

(۱) تَکْبِیرِ تَحْرِیمَہ (۲) قِیَام (۳) قِرَاءَت (۴) رُکُوع (۵) سَجْدہ (۶) قَعْدۃ اٰخِرَہ (۷) خُرُوجِ بَصْنِعَہ

(غنیۃ المستملیٰ ص ۲۵۳ تا ۲۸۶)

## ﴿۱﴾ تَکْبِیرِ تَحْرِیمَہ

درحقیقت تَکْبِیرِ تَحْرِیمَہ (یعنی تَکْبِیرِ اَوَّلِی) شرائطِ نماز میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض سے شمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ المستملیٰ ص ۲۵۳)

(۱) مقتدی نے تَکْبِیرِ تَحْرِیمَہ کا لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا مگر ”اکبر“ امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۸)



(۲) امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہوگی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۳) (ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رکعت مل گئی اگر آپ کے رکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔)

(۳) جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گٹو لگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہوگئی ہو اس پر تلفظ لازم نہیں دل میں ارادہ کافی ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۰۹)

(۴) لَفْظِ اَللّٰهُ کو اَللّٰهُ یا اَکْبَر کو اَکْبَر کہا تو نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔ (فَرْفِخَار، رد المحتار ج ۲ ص ۱۷۷) نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں پیچھے آواز پہنچانے والے مکینوں کی اکثریت علم کی کمی کے باعث آج کل 'اکبر' کو 'اکبار' کہتی سنائی دیتی ہے۔ اس طرح ان کی اپنی نماز بھی ٹوٹتی اور ان کی آواز پر جو لوگ انتحالات کرتے یعنی نماز کی ارکان ادا کرتے ہیں اُن کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا بغیر سکھے کبھی مُکبّر نہیں بننا چاہئے۔

(۵) پہلی رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیر اُولیٰ کی فصیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

## ﴿۲﴾ قِیَام

(۱) کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (فَرْفِخَار، رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۳)

(۲) قِیَام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے بقدر قراءت فرض قیام بھی فرض، بقدر واجب واجب اور بقدر سنت سنت۔ (ایضاً)

(۳) فرض، وُثْر، عِزِّدین اور سنت فُجُوْر میں قِیَام فرض ہے اگر بلا عذر صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کر کے گا تو نہ ہوں گی۔ (ایضاً)

(۴) کھڑے ہونے سے شخص کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور شخص ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں لپٹا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیۃ المستمل ص ۲۵۸)

(۵) اگر عَصَا (پساکھی)، خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ (غنیۃ المستمل ص ۲۵۸)

(۶) اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لے اور اب کھڑا رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۹)

**خبر داد!** بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں، وہ اس حکم شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے۔ (ملخص از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۶۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف) عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے یہ بھی بغیر شرعی اجازت کے بیٹھ کر نمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجد میں گرسیوں کا انتظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نماز کے بعد کھڑے کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بغیر اجازت شرعی بیٹھ کر نمازیں پڑھیں گے تو ان کی نمازیں نہ ہوں گی۔

(۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رخصتِ عالم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُختَشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھا ثواب) ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۳) البتہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رواج ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غلط ہے۔ وثر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۱۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

### ۳ ﴿ قِرَاءَتُ ﴾

(۱) قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروفِ مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر نمتاز (نمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۲) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے۔

(۳) اگر حروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رکاوٹ مثلاً شور و غل یا ثقلِ سماعت (یعنی اُونچا سننے کا مرض)

بھی نہیں تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)



(۳) خود مناسط ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سبزی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی اس بات کا خیال رکھئے۔

(۵) نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا ہے اس سے بھی ٹیکی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (ایضاً) دُرود شریف وغیرہ اُوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سن سکے جیسی پڑھنا کہلائے گا۔

(۶) مُطْلَقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وُحْدُ، سُنُّن اور تَوَافُل کی ہر رکعت میں امام و مُقَرَّد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۶)

(۷) مُقْتَدِی کو بھی نماز میں قراءت جائز نہیں نہ سورہ فاتحہ نہ آیت۔ نہ سبزی (یعنی آہستہ قراءت والی) نماز میں نہ بھری (یعنی بلند آواز سے قراءت والی) نماز میں، امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۷)

(۸) فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں ہی کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۹)

(۹) فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں مُکَوِّط انداز پر اور رات کے تَوَافُل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ خَرَبِل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار رد المحتار ج اول ص ۳۲۳) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے۔ یَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے ہر ایک لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تَصْحِیح حُرُوف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاثر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۷، ۸۸ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے

اکثر لوگ ط، ت، س، ص، ث، ا، ع، ہ، ح، ض، ذ، ظ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنی فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۸ مکتبہ رضویہ) مثلاً جس نے سُبْحَنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں عِظِیْم کو عَزِیْم (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے ”عِظِیْم“ صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحَنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔ (قانون شریعت حصہ اول ص ۱۱۹ فرید بک اسٹال لاہور)

## خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُرُوف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لئے تھوڑی دیرِ مُشَق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے راتِ دِن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ اُس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حُرُوف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (ملخص از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۱۶) جس نے راتِ دِن محنت کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح مخارج ادا ہوتے ہی نہیں اُس کے لئے لازمی ہے کہ راتِ دِن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش میں وہ مَعْدُور ہے اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حُرُوف اُس کے اپنے غَلَط ہیں وہی دوسروں کے بھی غَلَط ہوں تو زمانہ کوشش میں ایسوں کی امامت کر سکتا ہے اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی! (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۵۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قرأت کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا بد نصیب ہے جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہزاروں مدارس بنام مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ قائم ہیں ان میں مَدَنی مَقُور اور مَقُور کو قرآن پاک حَفْظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز بالغان کو عموماً بعد نمازِ عشاء حُرُوف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنُّو کی تربیت دی جاتی ہے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزوِ تعلیمِ قرآن عام ہو جائے تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے